Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء
عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز منگل

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷ | ۹ محرم الحرام ۱۳۹۲ھ | ۱۳ تبلیغ ۱۳۵۲ ہش | ۱۳ فروری ۱۹۷۳ء | نمبر ۳۵

اخبار احمدیہ

ربوہ ۔ ۱۲ ماہ تبلیغ ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

احباب حضور کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کیلئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۔ ۱۲ تبلیغ ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر ہے۔

احباب حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا العالی کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرماتے رہیں۔

میرے بیٹے عزیز محمد اقبال سیفی کو اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے آرام ہے اور وہ ہسپتال سے گھر آگیا ہے۔ احباب اس کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(نسیم سیفی)

مکرم عبداللطیف خان صاحب مڈل سیکس لندن کی چھوٹی بچی کا اپنڈے سائٹس کا اپریشن خراب ہو جانے کی وجہ سے دوبارہ سارے پیٹ کا اپریشن کرنا پڑا۔ اب اس کی حالت نسبتاً بہتر ہے مگر کمزوری بے حد ہے

عزیزم فخر احمد کی حالت بھی پہلے سے بہتر ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ دونو بچوں کو جلد کامل صحت عطا فرمائے

(منظور احمد خان۔ دارالصدر شرقی۔ ربوہ)

اشاعت قرآن مجید کیلئے رقوم بھجوانیوالے احباب

جن احباب نے ادارہ طباعت و اشاعت قرآن عظیم کو قرآن مجید لینے کی غرض سے رقوم بھجوائی ہیں اور ابھی تک انہوں نے قرآن مجید کے نسخے حاصل نہیں کئے اُن سے درخواست ہے کہ وہ جتنی جلدی ہو سکے قرآن مجید حاصل کر لیں۔ امید ہے کہ اب توجہ فرمائیں گے۔

(ادارہ طباعت و اشاعت قرآن عظیم ربوہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ کو وہ لوگ عزیز ہیں جو اُسکے ہو جاتے ہیں اور دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہیں

تم خدا تعالیٰ سے سچا تعلق پیدا کرو اور پوری طرح میری اتباع کرنے کی کوشش کرو

"یقیناً سمجھو کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ لوگ پیارے نہیں ہیں جن کی پوشاکیں عمدہ ہوں اور وہ بڑے دولت مند اور خوش خور ہوں بلکہ خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ پیارے ہیں جو دین کو دنیا پر مقدم کر لیتے ہیں۔ اور خالص خدا ہی کے لئے ہو جاتے ہیں۔ پس تم اس امر کی طرف توجہ کرو نہ پہلے امر کی طرف۔ اگر میں جماعت کی موجودہ حالت پہ ہی نظر کروں تو مجھے بہت غم ہوتا ہے کہ ابھی بہت ہی کمزور حالت ہے اور بہت سے مراحل باقی ہیں جو اس نے طے کرنے ہیں۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ کے وعدوں پہ نظر کرتا ہوں جو اُس نے مجھ سے کئے ہیں تو میرا غم اُمید سے بدل جاتا ہے۔ ۔۔۔۔ غور طلب بات یہ ہے کہ متبعین میں ہر شخص محض میرے ہاتھ پر بیعت کرنے سے داخل نہیں ہو سکتا جب تک اپنے اندر وہ اتباع کی پوری کیفیت پیدا نہیں کرتا متبعین میں داخل نہیں ہو سکتا۔ پوری پوری پیروی جب تک نہیں کرتا ایسی پیروی کہ گویا اطاعت میں فنا ہو جاوے اور نقشِ قدم پہ چلے اس وقت تک اتباع کا لفظ صادق نہیں آتا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے ایسی جماعت میرے لئے مقدر کی ہے جو میری اطاعت میں فنا ہو اور پورے طور پر میری اتباع کرنے والی ہو۔ اس سے مجھے تسلی ملتی اور میرا غم امید سے بدل جاتا ہے۔ ۔۔۔ خدا ہی ہے جو میری تسکین اور تسلی کا باعث ہے۔ ایسی حالت میں کہ جب جماعت کمزور اور بہت کچھ تربیت کی محتاج ہے یہ ضروری امر ہے کہ میں تمہیں توجہ دلاؤں کہ تم خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق پیدا کرو اور اُسی کو مقدم کر لو اور اپنے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک جماعت کو ایک نمونہ سمجھو ان کے نقشِ قدم پہ چلو۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۲۹۸ تا ۳۰۰)

یوم مصلح موعود

جماعتیں اس دن کے شایان شان جلسے منعقد کریں

پیشگوئی مصلح موعود کی یاد میں احمدی جماعتیں ہر سال جلسہ منعقد کرتی ہیں۔ امسال ۲۰ فروری کو منگل کا دن ہوگا۔ جو جماعتیں اس دن جلسے کر سکیں وہ ضرور اس دن جلسے منعقد کریں۔ اور جو جماعتیں ۱۸ فروری بروز اتوار جلسہ کرنے میں سہولت دیکھیں وہ اتوار کو جلسہ کریں۔ کیونکہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ یہ فرمایا تھا کہ:۔

"ہم اس بات کے قائل نہیں کہ کوئی دن اُسی دن ضرور منایا جائے۔
اصل بات تو رُوح ہے۔ روح قائم رکھنی چاہیئے"۔

جلسے اس دن کے شایانِ شان منعقد کئے جائیں اور نظارت اصلاح و ارشاد کو انکی رپورٹیں بھجوائی جائیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

پبلشر:۔ مسعود ؛ پرنٹر:۔ سید عبدالحی ؛ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ؛ مقام اشاعت:۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی، ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۳ ماہ تبلیغ ۱۳۵۲ ھش

قرآنِ مجید کی منفرد زبان اور منفرد اسلوبِ بیان

گزشتہ شمارہ میں ہم یہ واضح کر چکے ہیں کہ قرآنِ مجید نے کلام الٰہی ہونے کی حیثیت میں اپنے بے مثل و مانند ہونے کا خود دعویٰ کیا ہے اور اس بارہ میں ببانگِ دہل یہ اعلان کیا ہے کہ کوئی ایک فرد یا تمام لوگ بھی مل کر قرآن کی چھوٹی سے چھوٹی سورۃ جیسی بھی کوئی ایک سورۃ بنانے پر قادر نہیں ہو سکتے۔ اس کی ایک دلیل اللہ تعالیٰ نے یہ دی ہے کہ اس کے تمام دینی صداقتوں پر حاوی ہونے کے علاوہ اسے ہم نے ایک ایسی منفرد اور بے مثل زبان میں نازل کیا ہے جو الفاظ و معانی اور مطالب و حقائق کی بے اندازہ وسعت اور ایجاز و تفصیل کے اعتبار سے اسالیبِ بیان کی ندرت میں اپنا جواب نہیں رکھتی۔ ایک تو وہ منفرد زبان ہی جس میں یہ نازل ہوا ہے اپنے اندر معجزہ کی قدرت رکھتی ہے دوسرے قرآنِ مجید میں الفاظ کا انتخاب اور ان کی نہایت درجہ محکم اور ابلغ ترتیب بھی بجائے خود ایک معجزہ ہے۔

جہاں تک اُس زبان کا تعلق ہے جس میں قرآنِ مجید نازل ہوا اللہ تعالیٰ اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

(۱) وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ ۝ عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ۝ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ ۝
(الشعراء آیات ۱۹۳ تا ۱۹۶)

اور یقیناً یہ قرآن رب العالمین کی طرف سے اُتارا گیا ہے۔ اس کو لے کر ایک امانت دار کلام بردار فرشتہ (جبریل) تیرے دل پر اُترا ہے تاکہ تُو ہوشیار کرنے والی جماعت میں شامل ہو جائے (اس کو جبریل نے خدا کے حکم سے صرف عربی میں ہی نہیں بلکہ) عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ میں اتارا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید کو جس زبان میں اتارا ہے اُس کے لئے صرف عربی کا لفظ ہی استعمال نہیں کیا بلکہ عربی مُبین کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔ لغت کی رُو سے عربی فصیح و بلیغ، سادہ و سلیس، شگفتہ و رنگین اور بھرپور و مکمل زبان کو کہتے ہیں۔ اور مُبین کے معنے ہوتے ہیں روشن، واضح، مدلّل، نہایت درجہ مؤثر اور حق و باطل میں امتیاز کرنے والے ممیّز و ممتاز بیان کے۔ پس قرآن مجید ایک ایسی زبان میں نازل ہوا ہے جو فصیح و بلیغ، سادہ و سلیس، شگفتہ و رنگین اور بھرپور و مکمل زبان ہے۔ اور پھر اس کا اسلوبِ بیان یعنی الفاظ کا انتخاب اور ان کی ترتیب ان کے معانی و مطالب کی وسعت اور ترتیب کا انداز اتنا واضح، مدلّل، مؤثر اور حق و باطل میں امتیاز کرنے والا ہے کہ کوئی اور بیان ایسا ہو ہی نہیں سکتا۔ سو گویا قرآن مجید زبان اور اسلوبِ بیان ہر دو کے اعتبار سے اِس اوجِ کمال کو پہنچا ہوا ہے کہ اس کی نظیر بنانا انسانی طاقت سے باہر ہے۔

اب چونکہ قرآنِ مجید کی زبان اور اُسلوبِ بیان سراسر معجزانہ تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے بار بار قرآن مجید کے متعلق فرمایا کہ یہ کتاب قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا ہے یعنی فصاحت و بلاغت میں اوجِ کمال کو پہنچی ہوئی ہے بلکہ اِس سے بڑھ کر یہ کہ اِس کے کتاب مبین ہونے کا بھی بار بار ذکر فرمایا تاکہ اسکی بے مثال و لازوال عظمت و شان دنیا پر آشکار ہو سکے۔ چنانچہ فرمایا:-

حٰمٓ ۝ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝ اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ وَاِنَّهٗ فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ ۝ اَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا اَنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِيْنَ ۝ (الزخرف آیات ۲ تا ۶)

یعنی حمید و مجید خدا کی طرف سے یہ نازل ہوئی ہے۔ ہم اس کتاب کی قسم کھاتے ہیں جو اپنے مضامین کو واضح اور مدلّل طور پر نہایت مؤثر انداز میں بیان کرنے والی ہے۔ ہم نے اِس کتاب کو قرآن (بار بار پڑھا جانے والا صحیفہ) بنایا ہے اور قرآن بھی ایسا جو ہر بات کو فصیح و بلیغ، شگفتہ اور بھرپور و مکمل زبان میں بیان کرتا ہے تاکہ تم سمجھو اور اس پر غور کرو۔ یہ قرآن اُمّ الکتاب میں ہے اور ہمارے نزدیک بڑی شان والا اور بڑی حکمتوں والا ہے۔ کیا ہم تمہارے سامنے کتاب کا بیان کرنا صرف اس لئے چھوڑ دیں کہ تم حد سے بڑھی ہوئی قوم ہو۔

یہ آیۂ کریمہ قرآنِ مجید کے کلام الٰہی ہونے کی حیثیت میں اس کی انتہائی اعلیٰ و ارفع شان، معجزہ کی قدرت کی آئینہ دار فصاحت و بلاغت کے اعتبار سے اس کی منفرد عربی زبان اور اس کے بے مثال و لازوال اسلوب بیان پر ایک شاہدِ ناطق کی حیثیت رکھتی ہے اور اِس امر پر دال ہے کہ قرآنِ مجید ہر لحاظ سے بے مثل و مانند کلامِ الٰہی ہے جس کی نظیر بنانے پر قیامت تک کوئی انسان قادر نہیں ہو سکتا۔ اس کے بے مثل و مانند ہونے میں اِس کے انوار و برکات اس کی انقلاب انگیز تاثیرات، اس کے علوم و معارف نیز اِس میں پوشیدہ صداقتوں اور حکمتوں کے ساتھ ساتھ اِس کی منفرد فصاحت و بلاغت اور اس کی منفرد عربی زبان کے منفرد اسلوب بیان کو بنیادی اہمیت حاصل ہے، اِسی لئے اس کا کوئی ترجمہ بھی اپنی جگہ از حد اہم اور مفید ہونے کے باوصف اِس کا بدل نہیں ہو سکتا کیونکہ کسی ترجمہ میں بھی اس کے جملہ محاسن و فضائل اور غیر محدود ظاہری و باطنی کمالات منتقل نہیں ہو سکتے۔ اور یہی وجہ ہے کہ دنیا قیامت تک قرآنِ مجید کے عربی متن سے مستغنی نہیں ہو سکتی۔ اسے دنیا کے سامنے پیش کرنا اور کرتے چلے جانا مسلمانوں پر فرض قرار دیا گیا ہے۔ خواہ دنیا اسے قبول کرے یا نہ کرے اور اسے خاطر میں لائے یا نہ لائے اسے دوسروں کے سامنے پیش کرنے کو ترک کیا ہی نہیں جا سکتا اور نہ اسے پیش کرنے پر کوئی قدغن لگ سکتی ہے۔

ویران گھر

آباد گھر زندگی سے معمور نظر آتا ہے۔ بھرے پُرے گھر کی رونق ہی کچھ اور ہوتی ہے۔ برخلاف اِس کے جو گھر غیر آباد ہو اُس میں زندگی کے کوئی آثار نہیں ہوتے۔ ہر طرف ایک ویرانی سی برس رہی ہوتی ہے۔ خالی ڈھنڈار گھر میں ہر کوئی جاتے ہوئے گھبراتا ہے۔ در و دیوار کاٹنے کو آتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انسان کو ایک گھر سے تشبیہ دی ہے اور فرمایا ہے کہ ایک انسان ایسا ہوتا ہے کہ آباد گھر کی طرح زندگی سے معمور نظر آتا ہے اور ایک انسان ایسا ہوتا ہے کہ غیر آباد گھر کی طرح اُس پر ویرانی برس رہی ہوتی ہے۔ انسان کے گھر کی طرح آباد ہونے یا ویران ہونے کا دار و مدار ایک خاص امر پر ہوتا ہے۔ حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

اِنَّ الَّذِيْ لَيْسَ فِيْ جَوْفِهٖ شَيْءٌ مِّنَ الْقُرْاٰنِ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ (ترمذی فضائل القرآن)

یعنی جس کو قرآنِ کریم کا کچھ حصہ بھی یاد نہیں وہ ویران گھر کی طرح ہے۔

اِس سے ظاہر ہے کہ اپنے آپ کو ویرانی اور وحشت سے بچانے کے لئے ضروری ہے کہ انسان نہ صرف یہ کہ بکثرت قرآنِ مجید کی تلاوت کرے بلکہ جس حد تک ممکن ہو سکے اسے حفظ کرنے کی کوشش کرے تاکہ چلتے پھرتے اور فارغ وقت میں قرآنِ مجید کے حفظ کئے ہوئے حصہ کو پڑھ سکے اور اِس طرح اپنے سینہ و دل کو انوارِ قرآنی سے آباد رکھنے میں کامیاب ہو سکے اور وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں کی نگاہ میں زندگی سے معمور و بھرپور ایک آباد گھر قرار پا سکے۔ بصورتِ دیگر حسرت و یاس اور ویرانی و بے سروسامانی کے سوا اس کے پاس کچھ نہ ہوگا۔

اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو قرآن مجید سے بے انتہا پیار کرنے، اس کی بکثرت تلاوت کرنے اور اسے یا کم از کم اس کے ایک حصہ کو زبانی یاد کرنے اور ہمیشہ ہی یاد رکھنے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے، تاکہ ہم خدا تعالیٰ کے نزدیک ہمیشہ ہی آباد گھر کی طرح زندگی سے معمور رہیں۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لین دین کے معاملات میں اسلامی تعلیم

(محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ پنجاب)

۲۰ فتح ۱۳۵۱ش (مطابق ۲۶ دسمبر ۱۹۷۲ء) کو جماعت احمدیہ کے اسی ویں جلسہ سالانہ کے دوسرے اجلاس میں محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ پنجاب نے جو تقریر فرمائی۔ اس کا متن قارئین الفضل کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے

اللہ تعالیٰ نے انسان کے لئے دو قسم کے حقوق کی ادائیگی لازم فرمائی ہے۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد۔ حقوق اللہ کا تعلق انسان کی اپنی ذات کے ساتھ ہے۔ لیکن حقوق العباد والا حصہ دوسروں کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اور ان کے ادا نہ کرنے سے دوسروں کو نقصان پہنچتا ہے۔ اسی وجہ سے لوگوں کی نگاہ میں یہ حصہ بہت زیادہ اہمیت رکھتا ہے اور وہ اس کے اچھا یا برا ہونے کا معیار اسی کو ٹھہراتے ہیں۔ اگر کوئی شخص عہد کو پورا نہیں کرتا۔ امانت کو واپس نہیں کرتا۔ قرضہ کو ادا نہیں کرتا اجرت پوری نہیں دیتا۔ سودا ناقص یا گراں فروخت کرتا ہے یا کم دیتا ہے اور لوگوں سے ہر قسم کی بد معاملگی روا رکھتا ہے تو ان کو اس سے کیا غرض کہ وہ نمازیں بہت پڑھتا ہے روزے بہت رکھتا ہے تسبیح بہت پھیرتا ہے۔ وہ تو اس کی ان باتوں کو نفرت کی نگاہ سے دیکھیں گے اور انہیں محض بے حقیقت اور ریاکاری تصور کریں گے اور یہ ہوتا بھی درست ہے۔ کیونکہ حقوق اللہ کو صحیح رنگ میں ادا کرنے والا اس کے بندوں کے حقوق کو کس طرح ضائع کر سکتا ہے یا ان کی ادائیگی میں کیونکر غفلت سے کام لے سکتا ہے۔

حقوق العباد کے بہت سے حصے ہیں لیکن یہاں صرف لین دین کے معاملات کو بیان کیا جاتا ہے انہیں حسب ذیل شقوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

۱۔ عہد کی پابندی ۲۔ امانت کی واپسی
۳۔ قرض کی ادائیگی ۴۔ خرید و فروخت
۵۔ اجرت کا دینا۔

ان شقوں کو اسی ترتیب کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے۔

۱۔ عہد کی پابندی۔ قرآن کریم نے عہد کی پابندی پر بہت زور دیا ہے اور عہد کے توڑنے کو سخت قابل گرفت قرار دیا ہے۔ چنانچہ وہ فرماتا ہے:۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ (مائدہ آیت ۲)

اے ایماندارو اپنے عہدوں کو پورا کیا کرو۔

وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْـُٔوْلًا۔

(بنی اسرائیل آیت ۳۵)

اور اپنے عہد کو پورا کیا کرو کیونکہ تمہارے ہر عہد کے متعلق تم سے باز پرس ہوگی

وَالَّذِیْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ۔

(المومنون آیت ۹)

اور وہ اپنی امانتوں اور اپنے عہدوں کی پوری پوری نگہداشت کرتے ہیں۔ یہ مومنوں کی علامتوں میں سے ایک علامت بیان فرمائی ہے۔

وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا

(بقرہ آیت ۱۷۸)

اور وہ جب عہد کرتے ہیں تو اسے پورا کرتے ہیں۔

بَلٰى مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ۔

(آل عمران ۷۷)

ہاں جو اپنے عہد کو پورا کرے اور تقویٰ اختیار کرے تو اللہ تعالیٰ متقیوں سے یقیناً محبت رکھتا ہے۔

عہد در حقیقت آپس کے معاملات کیلئے بنیاد کے طور پر ہوتے ہیں اگر کوئی شخص عہد کی پابندی کا عادی ہو جائے تو وہ ہر قسم کی بد معاملگی سے بچ جاتا ہے اور ہر کام اپنے وعدہ کے مطابق کرتا ہے۔ اس طرح سے عہد کی پابندی کو آپس کے معاملات میں اولیت حاصل ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وعدہ پورا نہ کرنا منافق کی علامت قرار دیا ہے۔ چنانچہ حدیث ہے:۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِیْهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَمَنْ كَانَتْ فِیْهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِیْهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتّٰى یَدَعَهَا۔ اِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَاِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ

(بخاری و مسلم)

ترجمہ۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چار باتیں ایسی ہیں جب وہ کسی شخص میں جمع ہو جائیں تو وہ پکا منافق ہوتا ہے اور جس میں ان میں سے کوئی ایک خصلت ہو تو سمجھو کہ اس میں منافقت کی ایک خصلت پیدا ہو گئی ہے۔ جب تک کہ وہ اسے چھوڑ نہ دے۔ جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔ جب عہد کرے تو توڑ ڈالے اور جب جھگڑا کرے تو بے قابو ہو کر گالیوں پر اتر آئے۔

قیامت میں عہد شکن کی رسوائی کے متعلق حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

قیامت کے دن ہر عہد شکن کے پاس ایک جھنڈا ہوگا اور کہا جائیگا کہ یہ فلاں شخص کیا تھا عہد شکنی کرنے کا جھنڈا ہے یعنی اس طرح اعلان سے اس کی سخت ذلت اور رسوائی ہوگی۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ عِنْدَ اِسْتِهٖ یَوْمَ الْقِیَامَةِ یُرْفَعُ لَهٗ بِقَدْرِ غَدْرِهٖ اَلَا وَلَا غَادِرَ اَعْظَمُ غَدْرًا مِنْ اَمِیْرِ عَامَّةٍ (مسلم)

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن ہر عہد شکنی کرنے والے کے سرین پر ایک جھنڈا کھڑا کیا جائیگا جسے اس کی عہد شکنیوں کے مطابق اونچا کیا جائے گا۔ اور خبردار رہو سب سے بڑا عہد شکن عوام کا وہ حاکم سمجھا جائے گا جو ان سے کئے ہوئے عہدوں کو پورا نہ کرے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ثَلَاثَةٌ اَنَا خَصْمُهُمْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ رَجُلٌ اَعْطٰى بِهٖ ثُمَّ غَدَرَ وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَاَكَلَ ثَمَنَهٗ وَرَجُلٌ اسْتَاْجَرَ اَجِیْرًا فَاسْتَوْفٰى مِنْهُ وَلَمْ یُعْطِهٖ اَجْرَهٗ۔

(بخاری)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ قیامت کے دن تین آدمیوں سے میں جھگڑا کروں گا۔ ایک وہ جس نے میرے نام پر عہد کیا اور پھر اسے توڑا۔ ایک وہ جس نے کسی آزاد کو فروخت کیا اور اس کی قیمت کھا گیا۔ اور ایک وہ شخص جس نے مزدور سے پورا کام لیا۔ لیکن اس کی اجرت نہ دی۔

اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد میں ایسے لوگوں کے لئے کس قدر وعید ہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

عِدَةُ الْمُؤْمِنِ كَاَخْذِ الْكَفِّ

یعنی مومن کا وعدہ ایسا ہی ہے جیسے کوئی چیز ہاتھ میں دے دی جائے۔

(۲) امانت کی واپسی۔ امانت کا خلق ایک بنیادی خلق ہے۔ امین کے اصل معنے ہیں ہر ایک کے حق کو جو کسی پر واجب ہے اپنے پاس بطور امانت سمجھنے والا اور اسے صحیح رنگ میں ادا کرنے والا۔ خالق کے حقوق کو بھی اور مخلوق کے حقوق کو بھی۔ ان وسیع معنوں میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم امین کے لقب سے پکارے جاتے تھے اور یہ انتہائی تعریف تھی جو کسی انسان کی جا سکتی تھی۔ سارے عرب میں آپ کے علاوہ کسی اور کو اس پیارے اور معزز اور مبارک لقب کا مستحق نہ سمجھا گیا۔ صرف آپ ہی مشرکین مکہ اور باقی سب کے نزدیک اس لقب کے مستحق ٹھہرے۔

انہی وسیع معنوں میں ہی اللہ تعالیٰ نے انسان کامل کے متعلق فرمایا ہے۔

اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا (الاحزاب ۷۳)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یعنی ہم نے امانت کو آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں کے سامنے پیش کیا لیکن انہوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کر دیا اور اس سے ڈر گئے لیکن انسان نے اس کو اٹھا لیا کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کی خاطر اپنے نفس پر بہت تنگی وارد کر سکتا ہے اور پھر اس تنگی اور ترشی کو خدا کی خاطر بھول بھی جاتا ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ انسان کے سوا دنیا میں کوئی اور ایسی مخلوق نہیں جو امانت کے خلق کی حامل ہو سکتی ہو۔ صرف انسان کو ہی یہ طاقت دی گئی ہے کہ وہ خالق اور مخلوق دونوں کے حقوق کو سمجھ سکے اور انہیں صحیح طور پر ادا کر سکے۔ اگرچہ اس کے لئے اس کو کسی قدر ہی تکلیف اٹھانی پڑے۔ وہ خدا تعالیٰ کی خاطر تمام تکلیفوں اور سختیوں کو بھول جاتا ہے اور آگے ہی آگے قدم بڑھاتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنے سارے وجود کو خدا کے سپرد کر دیتا ہے اور امانت کو واپس کرنے والا ٹھہرتا ہے اس درجہ تک پہنچنے سے پہلے وہ اس آیت کا مصداق نہیں بنتا اور یہی کمال انسانیت ہے جسے الانسان کے لفظ میں بیان فرمایا گیا ہے۔

ان معنوں کی رو سے دراصل امانت کا خلق تمام اخلاق کا جامع ہے اور ہر قسم کے حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ دلاتا ہے چنانچہ عام معنوں کے ساتھ ان وسیع معنوں کو شامل کر کے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

یا ایھا الذین امنوا
لا تخونوا اللہ والرسول
و تخونوا اماناتکم و
انتم تعلمون (انفال آیت ۲۸)

اے ایمان والو تم اللہ اور رسول کی خیانت نہ کرو اور اپنی امانتوں میں بھی کبھی خیانت نہ کرو جب کہ تم جانتے بوجھتے ہو یعنی تعلیمی لحاظ سے تم پر حقیقت واضح ہو چکی ہے اس آیت میں اللہ اور رسول کی خیانت سے مراد اللہ اور رسول کے احکام کی خلاف ورزی ہے کیونکہ جو کچھ ان کی طرف سے مومنوں پر واجب ہوتا ہے وہ گویا ان کے پاس امانت ہوتا ہے جسے صحیح طور پر بجالانا خیانت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آنکھوں کی خیانت کا بھی ذکر فرمایا جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔

یعلم خائنۃ الاعین
وما تخفی الصدور
(مومن آیت ۲۰)

اللہ آنکھوں کی خیانت کو جانتا ہے اور اس کو بھی جو تمہارے سینے اپنے اندر چھپاتے ہیں۔ آنکھوں کی خیانت سے مراد اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف ان کا استعمال ہے جیسا کہ غیر محرم عورتوں کو دیکھنا سرسری نگاہ سے نہیں بلکہ اچھی طرح غور سے) یا کسی کو حقارت یا غصہ سے دیکھنا۔

امانت کے عام مفہوم کے لحاظ سے (یعنی کسی کے پاس کوئی چیز یا نقدی وغیرہ بطور امانت رکھنا۔) امانت کے متعلق قرآن کریم کی تعلیم یہ ہے:۔

والذین ھم لاماناتھم
وعھدھم راعون۔
(مومنون آیت ۹)

یعنی وہ اپنی امانتوں کو صحیح طور پر واپس کرتے ہیں اور اپنے عہدوں کی پابندی کرتے ہیں یہ آیت عہد کی پابندی کے تحت میں آ چکی ہے۔ اس کے بغیر کوئی ایمان لانے والا صحیح مومن نہیں بن سکتا امانت میں خیانت کرنا ایمان کو ضائع کر دیتا ہے۔ اس میں بے حد محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔

فان امن بعضکم
بعضا فلیؤد الذی
اؤتمن امانتہ ولیتق
اللہ ربہ - (بقرہ ۲۸۴)

پس اگر تم میں سے کوئی شخص کسی کے پاس رقم یا کوئی اور چیز بطور امانت رکھے تو جس کے پاس وہ امانت رکھی گئی ہے اس کا فرض ہے کہ وہ مانگنے پر اسے واپس کرے اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرے جو اس کا رب ہے۔ یعنی اگر وہ اپنی ضرورت پورا کرنے کے لئے اس امانت کو روکنا چاہتا ہے تو وہ یاد رکھے کہ اصل میں تو اس کی ضرورتوں کو پورا کرنے والا اس کا رب ہے جس نے اسے پیدا کیا۔ اور اس کی پرورش کے سب سامان مہیا فرمائے۔ اور وہ اس کی سب ضرورتوں کے پورا کرنے پر قادر ہے اس سے مانگنا انسان کا حق ہے دوسروں کے حقوق کو تلف کر کے اپنی ضرورت کو پورا کرنا اس کا حق نہیں۔

ان اللہ یامرکم ان
تؤدوا الامانات الی اھلھا
(نساء آیت ۵۹)

اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ تم امانتوں کو ان کے مالکوں کی طرف واپس کر دو۔

اب اس بارہ میں حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کو دیکھتے ہیں۔ چند ایک حدیثیں یہ ہیں۔

ایک حدیث اوپر لکھی جا چکی ہے جس میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چار باتیں ایسی ہیں جو کسی میں جمع ہو جائیں تو وہ پکا منافق ہوتا ہے اور اگر ان میں سے کوئی ایک بات اس میں ہو تو سمجھو کہ اس میں نفاق کی ایک خصلت پیدا ہو گئی ہے جب تک کہ وہ اسے چھوڑ نہ دے وہ چار باتیں یہ ہیں۔

جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو وہ اس میں خیانت کرے
جب بات کرے تو جھوٹ بولے
جب عہد کرے تو توڑ ڈالے
جب جھگڑا کرے تو بے قابو ہو کر گالیوں پر اتر آئے۔

اس حدیث میں سب سے پہلی بات جو بیان کی گئی ہے وہ امانت میں خیانت ہے۔ اگر باقی باتیں بھی ساتھ پیدا ہو جائیں تو ایسا شخص پکا منافق بن جاتا ہے ورنہ ان میں سے ایک ایک بات بھی نفاق کی خصلت ہے جو قابل نفرت ہے۔

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ
عنہ قال کان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول
اللھم انی اعوذبک من الجوع
فانہ بئس الضجیع ومن
الخیانۃ فانھا بئست البطانۃ
(نسائی)

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ اے اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں بھوک سے جس کا ساتھ بہت برا ہے اور پناہ مانگتا ہوں خیانت سے کیونکہ یہ اندرونے کو خراب کرتی ہے۔ اس حدیث میں خیانت کو ایک ایسی بیماری قرار دیا گیا ہے جو انسان کے سارے اندرونے کو گندہ کر دیتی ہے۔

عن ابی موسی الاشعری
رضی اللہ عنہ عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم
انہ قال: الخازن المسلم
الامین الذی ینفذ
ما امر بہ فیعطیہ
کاملا موفرا طیبۃ
بہ نفسہ فیدفعہ
الی الذی امر لہ بہ
احد المتصدقین
(مسلم)

حضرت موسیٰ اشعری بیان کرتے ہیں کہ حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ مسلمان جو دوسروں کے اموال کو حفاظت سے رکھتا ہے اور ایسا امین ہے کہ جو حکم اسے دیا جائے اس پر عمل کرتا ہے اور امانت کو پوری خوش دلی اور بشاشت سے واپس کرتا ہے اور جسے دینے کا حکم دیا جائے اسے دے دیتا ہے تو ایسا مسلمان خود اللہ کے رستہ میں خرچ کرنے والا شمار ہو گا یعنی امانتوں کو صحیح طور پر واپس کرنا اتنا ہی ثواب رکھتا ہے جیسا کہ خدا کے رستہ میں خرچ کرنا۔ مسلم میں ایک لمبی حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن جب سب لوگوں کو اکٹھا کیا جائے گا تو مومنوں کو جنت کے پاس لایا جائے گا۔ لیکن ابھی اس کے دروازے نہیں کھولے گئے ہوں گے وہ ان دروازوں کو کھولنے کے لئے باری باری حضرت آدم حضرت ابراہیم۔ حضرت موسیٰ حضرت عیسیٰ علیہم السلام کے پاس جائیں گے کہ وہ جنت کے دروازے کھلوا دیں لیکن وہ سب اپنی بے بسی کا اظہار کریں گے۔ پھر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں گے۔

فیؤذن لہ وترسل الامانۃ
والرحم فتقومان جنبتی
الصراط یمینا و شمالاً

یعنی حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو وہ دروازے کھولنے کا اذن دیا جائے گا۔ اور امانت اور رحم (صلہ رحمی) کو بھیجا جائے گا۔ (یعنی ان دونوں اخلاق کو نشان نجات قرار دیا جائے گا) اور یہ دونوں پل صراط کے دونوں جانب دائیں اور بائیں کھڑے ہو جائیں گے (یعنی یہ دونوں صفات امین اور صلہ رحمی) جن مومنوں میں ہوں گی وہی پل صراط سے صحیح و سلامت گزر سکیں گے آگے ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم راستے پر کھڑے نگرانی فرما رہے ہوں گے اور اس دعا میں مشغول ہوں گے کہ اے میرے رب سلامت رکھ سلامت رکھ۔ اس حدیث سے واضح ہے کہ نجات کے لئے یہ دونوں خوبیاں نہایت ضروری قرار دی گئی ہیں۔

امانت کو صحیح طور ادا کرنا اور صلہ رحمی کرنا یعنی بندگان خدا سے خدا کے حکم کے مطابق تعلق رکھنا

عن عبد اللہ بن یزید الخطمی
الصحابی رضی اللہ عنہ قال
کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اذا اراد ان یودع
الجیش یقول استودع اللہ
دینکم و امانتکم وخواتیم
اعمالکم - (ابوداؤد)

حضرت عبد اللہ بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب کسی لشکر کو روانہ کرتے تو فرماتے میں اللہ کے سپرد کرتا ہوں تمہارا دین اور تمہاری امانت اور تمہارے اچھے اعمال یعنی اللہ تعالیٰ تمہارے ان چیزوں کی حفاظت فرمائے اس میں امانت کے خلق کا خاص طور پر ذکر فرمایا ہے

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان خدمت درویشان فنڈ

نومبر ۱۹۷۲ء تا جنوری ۱۹۷۳ء

(۳)

۸۷	جماعت احمدیہ بشیر آباد فارم	سندھ	۱۰/۰۰	روپے
۸۸	محمد یوسف صاحب سیکرٹری مال	"	۲۰/۰۰	"
۸۹	نذیر احمد صاحب کمال ڈیرہ ۔ ضلع نواب شاہ	"	۳۰/۰۰	"
۹۰	عبدالہادی صاحب سیکرٹری مال محمد آباد ضلع نواب شاہ		۱۰۸/۰۰	"
۹۱	ملک محمود احمد صاحب سیکرٹری مال حیدر آباد	"	۲۵/۰۰	"
۹۲	ثریا بیگم صاحبہ اہلیہ محمد رشید صاحب انجینئر حیدرآباد سندھ		۱۰/۰۰	"
۹۳	لطیف احمد صاحب	جہلم شہر	۵/۰۰	"
۹۴	عبدالرحیم صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ	"	۳۰/۰۰	"
۹۵	محمد نعیم صاحب شاہ نواز لمیٹڈ	کراچی	۵۰/۰۰	"
۹۶	مرزا شمس الاسلام صاحب	"	۱۵/۰۰	"
۹۷	ڈپٹی محمد حسین صاحب	"	۳/۰۰	"
۹۸	وسیم احمد صاحب	"	۲۵/۰۰	"
۹۹	بیگم صاحبہ ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب رانجھا	"	۵۰۰/۰۰	"
۱۰۰	ملک صفدر علی صاحب	"	۱۳/۰۰	"
۱۰۱	چوہدری محمد عبدالوہاب صاحب	"	۲۰/۰۰	"
۱۰۲	چوہدری عبدالحمید صاحب بھٹی	"	۳۰/۰۰	"
۱۰۳	ناصر احمد صاحب ظفر	"	۵۰/۰۰	"
۱۰۴	چوہدری حفیظ احمد صاحب آف چنگا بنگیال	"	۵/۰۰	"
۱۰۵	امینہ صفی اللہ صاحبہ	"	۵۰/۰۰	"
۱۰۶	سیدہ فرخ ممتاز صاحبہ	"	۲۵/۰۰	"
۱۰۷	بشریٰ کسیفی صاحبہ	"	۴/۰۰	"
۱۰۸	بیگم صاحبہ چوہدری احمد مختار صاحب	"	۱۰/۰۰	"
۱۰۹	نعیم احمد وسیم احمد صاحبان	"	۱/۰۰	"
۱۱۰	صوفی عبدالرحمن صاحب	"	۸/۵۰	"
۱۱۱	آغا محمد عبداللہ خان صاحب	"	۲/۵۰	"
۱۱۲	مرزا عبدالرحیم صاحب محاسب جماعت احمدیہ	"	۷/۵۰	"
۱۱۳	مبارک احمد صاحب ارشاد		۱/۰۰	"
۱۱۴	ممتاز ضیاء الحسن صاحب		۱۰/۰۰	"
۱۱۵	بیگم صاحبہ انتظار حسین صاحب		۱۰/۰۰	"
۱۱۶	شیخ رفیع الدین صاحب		۱۱/۸۰	"
۱۱۷	پرویز احمد صاحب		۱۰/۰۰	"
۱۱۸	بیگم منظور الحسن صاحب لودی	گجرات	۲۰/۰۰	"
۱۱۹	پیر محمد اکبر سقراط صاحب	گولے کی ضلع گجرات	۱۰/۰۰	"
۱۲۰	میاں غلام محمد صاحب شیخوپور	"	۴/۰۰	"
۱۲۱	صوبیدار عبدالغنی صاحب کھاریاں	"	۴۰/۰۰	"
۱۲۲	چوہدری نذیر احمد صاحب سیکرٹری مال منڈی بہاؤالدین		۲/۰۰	"
۱۲۳	چوہدری نذیر احمد صاحب ڈھا بکے ضلع شیخوپورہ		۱۰/۰۰	"
۱۲۴	احسان اللہ صاحب حقی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بداد پور ضلع شیخوپورہ		۱۲/۰۰	"
۱۲۵	میاں عبداللطیف صاحب صراف شاہ کوٹ	"	۱۰/۰۰	"
۱۲۶	حمیدہ بیگم صاحبہ چوہڑکانہ		۵/۰۰	"
۱۲۷	سعیدہ بیگم صاحبہ	"	۵/۰۰	"
۱۲۸	شیخ محمد علی صاحب انبالوی		۱۰/۰۰	"
۱۲۹	سید عبدالرحمن صاحب امریکہ بذریعہ محمد الطاف خان صاحب		۲۰۰/۰۰	"
۱۳۰	حشمت علی صاحب کھیڑے والا ضلع مظفر گڑھ		۵/۰۰	"
۱۳۱	ڈاکٹر محمد اقبال خان صاحب	مظفر گڑھ	۲۰۰/۰۰	"
۱۳۲	محمود مجیب اصغر صاحب	کوٹ ادو	۱۰/۰۰	روپے
۱۳۳	میاں عبدالرحمن صاحب	جھنگ صدر	۱۰/۰۰	"
۱۳۴	جماعت احمدیہ کوٹلی	آزاد کشمیر	۵/۰۰	"
۱۳۵	کرم النساء صاحبہ کوٹلی	"	۱۰/۰۰	"
۱۳۶	لجنہ اماء اللہ خانپور بذریعہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ		۲۶/۰۰	"
۱۳۷	رحمت خان صاحب کوٹ مومن	ضلع سرگودھا	۱۰/۰۰	"
۱۳۸	ڈاکٹر سید عبدالوحید صاحب بخاری سلانوالی	"	۶۰/۰۰	"
۱۳۹	تفضل حسین شاہ صاحب	سرگودھا شہر	۵/۰۰	"
۱۴۰	آغا خلیل احمد صاحب پی اے ایف کوہاٹ		۴۰/۰۰	"
۱۴۱	چوہدری مشتاق احمد صاحب زلیڈنگ سومٹر لمیٹڈ		۱۳۵۰/۰۰	"

اعلان نکاح

میرے بیٹے عزیزم محمد سعید عاصی کا نکاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۹؍۱۲ کو ہمراہ عزیزہ شاہدہ تنویر بنت چوہدری محمد رشید صاحب اسٹیشن ماسٹر محلہ دارالعلوم ربوہ بعوض مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ مولیٰ کریم اس رشتہ کو فریقین کے لئے بابرکت کرے آمین۔

عزیزم محمد سعید عاصی حکیم احمد الدین صاحب مرحوم سیالکوٹی کا پوتا ہے۔ اور عزیزہ شاہدہ تنویر صاحبہ چوہدری احمد جان صاحب امیر جماعت راولپنڈی کی نواسی ہے۔

(محمد سلیم قریشی مینیجر مرالکو انڈسٹریز راولپنڈی آفس)

قرار دادِ تعزیت

جماعت احمدیہ چنیوٹ کا یہ اجلاس اپنے بزرگ ممبر حضرت چوہدری محمد نور الٰہی صاحب جنجوعہؓ کی المناک رحلت پر دلی غم و اندوہ اور گہرے حزن و ملال کا اظہار کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے کہ وہ ماسٹر صاحب مرحوم و مغفور کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور اپنی رضا کی جنتوں کا وارث کرے۔ آمین۔

ماسٹر صاحب رضی اللہ عنہ کا وجود ہماری چنیوٹ کی جماعت کے لئے ایک برکت والا وجود تھا آپ کم گو۔ خاموش طبع اور دعا گو بزرگ تھے۔ جب بھی موقع ملتا آپ چنیوٹ میں ہی وقف عارضی کے دن گزارتے اور بڑے شوق اور ذوق سے دوستوں کو قرآن کریم پڑھاتے تھے۔

ہم مکرم چوہدری احسان الٰہی صاحب جنجوعہ اور ان کے برادران اور ہمشیرگان سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو صبر جمیل کی توفیق بخشتے ہوئے اپنی خاص حفظ و امان میں رکھے اور ان کو ان کے نیک نمونہ پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

(ممبران جماعت احمدیہ چنیوٹ)

جانوروں کا مہلک اپھارہ

جناب رانا عبدالحمید خان صاحب کنجروڑ تحصیل شکر گڑھ:-
"اکسیر اپھارہ بہت دفعہ استعمال کی گئی نہایت زود اثر دوائی ہے مویشی کے اندر جانے کی دیر ہے فوراً اپھارہ اتر جاتا ہے یہ کوئی مبالغہ کی بات نہیں بالکل صحیح اور تجربہ شدہ بات ہے" فی پیکٹ ایک روپیہ درجن ۸/- روپے

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ۔ فون نمبر ۶۰۶

درخواستِ دعا

۱۔ خاکسار نے اپنی جائداد کے سلسلہ میں عدالت میں مقدمہ دائر کیا ہوا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس میں کامیابی عطا فرمائے۔ (چراغ دین۔ قلعہ سوبھا سنگھ۔ ریلوے سٹیشن)

۲۔ میرے والد صاحب ڈیڑھ برس سے بعارضہ قلب بیمار چلے آرہے ہیں۔ چند دنوں سے طبیعت زیادہ ناساز ہے۔ تمام دوستوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمد قاسم مجوکہ مینیجر یونائیٹڈ بنک بھکر ضلع میانوالی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام آباد کے عراقی سفارتخانہ سے بھاری مقدار میں اسلحہ کی برآمد

سینکڑوں مشین گنیں رائفلیں ہزاروں گولیاں اور گوریلا ہتھیار پکڑے گئے

راولپنڈی ۱۱ فروری۔ پولیس نے کل عراقی سفارت خانہ پر انتہائی ڈرامائی انداز میں اچانک چھاپہ مار کر بھاری مقدار میں روسی ساخت کا خودکار اسلحہ آگ لگانے والے دستی بم اور امریکی ساخت کا ایک ٹرانسمٹر برآمد کر لیا۔ سفارت خانہ سے برآمد ہونے والے درجنوں صندوق ۷.۶۲ ایم ایم کی مشین گنیں اور ان کی گولیوں سے بھرے ہوئے تھے۔ کچھ اسلحہ کینوس کے تھیلوں میں تھا یہ تمام اسلحہ جن تھیلوں میں بند تھا ان پر عراقی وزارت خارجہ کی مہر لگی ہوئی تھی۔ اس کے ساتھ اس بات کا تصدیقی سرٹیفکیٹ بھی تھا کہ پارسل میں سفارتی ڈاک کے سوا کچھ نہیں۔

صبح ساڑھے دس بجے پولیس نے اخبار نویسوں کی موجودگی میں سفارت خانے پر چھاپہ مارا۔ اخبار نویس پہلے سفارت خانہ کی عمارت میں داخل ہوئے۔ اس کے بعد پولیس کے مسلح سپاہی اندر داخل ہوئے۔ چھاپہ کے وقت سفارت خانہ میں معمول کے مطابق کام ہو رہا تھا۔ تاہم سفارت خانہ کا تھرڈ سیکرٹری ناصر مسعود جو سیاسی اور ثقافتی امور کے قونصل کے فرائض بھی انجام دیتا ہے اور ایک ملٹری اتاشی وہاں موجود نہیں تھے۔ بیشتر اسلحہ انہی دونوں افسروں کے کمروں اور ملحقہ غسلخانوں سے برآمد ہوا۔ نچلی منزل میں تھرڈ سیکرٹری مسٹر ناصر مسعود کے کمرے میں سب مشین گنوں کے دو بھرے ہوئے صندوق پولیس نے اخباری نمائندوں ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے نمائندوں کی موجودگی میں کھولے اسی کمرے کے برابر ایک مقفل غسل خانے کا دروازہ توڑ کر ۱۳ ایسے صندوق اور کپڑے کے مہر بند تھیلے برآمد کئے گئے جن کی مہریں پولیس نے اخباری نمائندوں کی موجودگی میں توڑیں۔ ان صندوقوں سے روسی ساخت کی سب مشین گنیں اور بعض میں گولیوں سے بھرے ہوئے میگزین اور بعض میں سے کھلی گولیاں برآمد ہوئیں۔ سب مشین گنوں پر تیار کرنے والے کارخانے کا نام مٹا دیا گیا تھا تاہم ایک ماہر اسلحہ نے بتایا کہ یہ اسلحہ بلاشبہ روس کا بنا ہوا ہے بعض مشین گنوں اور گولیوں پر روسی رسم الخط میں عبارت موجود تھی

اوپر کی منزل میں ملٹری اتاشی کے کمرے میں دو نقلی رائفلیں اور دست بدست گوریلا جنگ کی مشق کا سامان برآمد ہوا۔ اسی کمرے میں سے ایک مووی کیمرہ ایک وائرلیس ریکارڈر اور جاسوسی کا کچھ دوسرا سامان بھی برآمد ہوا۔ اسی کمرے کے برابر کمرے سے اسلحہ کے درجنوں مہر بند صندوق نکالے گئے۔ ان میں سے بیشتر صندوق گولیوں سے بھرے ہوئے تھے۔ ہر صندوق میں دو ہزار چار سو گولیاں تھیں بعض صندوقوں میں روسی ساخت کی سب مشین گنیں اور دو صندوقوں میں آگ لگانے والے دستی بم تھے۔ ان پر ۱۹۷۱ء کی تاریخ درج تھی اور ساتھ ہی روسی زبان میں ایک پرچہ تھا جس میں ان کے استعمال کی ترکیب بتائی گئی تھی۔ صندوق پر کپڑے کا غلاف تھا۔ اس کے نیچے عربی زبان "السید ناصر السعودی" لکھا تھا۔ اور عربی میں ہی یہ عبارت تحریر تھی کہ یہ صندوق صرف وہ ہی کھول سکتا ہے جس کا نام لکھا ہے۔

اس ضمن میں حکومت پاکستان نے جو پریس نوٹ جاری کیا ہے اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ حکومت پاکستان ان خبروں کی تفتیش کر رہی تھی۔ کہ اسلام آباد میں عراقی سفارت خانہ سفارتی تحفظ کی آڑ میں اسلحہ اور گولہ بارود سے بھری ہوئی پیٹیوں کی سمگلنگ کر رہا ہے۔ حکومت نے اپنے طور پر چھان بین کے ذریعہ جب اس بات کی تصدیق کر لی کہ اسلحہ اور گولہ بارود سے بھری ہوئی پیٹیاں بڑے پیمانے پر لائی جا رہی ہیں اور ان پیٹیوں کو عراقی سفارت خانے کی عمارت میں رکھا جاتا ہے یہ اسلحہ اور گولہ بارود نہ صرف تخریب پسند عناصر میں تقسیم کرنے کے لئے عراقی سفارت خانہ میں جمع کیا جا رہا تھا بلکہ بعض پیٹیاں کھول کر اسلحہ اور گولہ بارود تقسیم بھی کر دیا گیا ہے تو حکومت پاکستان نے فوری کارروائی کا فیصلہ کیا چنانچہ عراقی سفیر کو دفتر خارجہ میں طلب کیا گیا اور مذکورہ حقائق ان کے نوٹس میں لائے گئے پھر عراقی سفیر سے درخواست کی گئی کہ وہ دفتر خارجہ کے ایک ڈائریکٹر جنرل چیف آف پروٹوکول اور بعض دوسرے حکام پر مشتمل جماعت کو سفارتخانہ کی عمارت میں داخل ہونے کی اجازت دیں تاکہ وہ یہ دیکھ سکیں کہ کیا ایسی کوئی پیٹیاں سفارت خانے میں رکھی گئی ہیں سفیر نے کہا کہ پیٹیوں میں صرف کتابیں رکھی گئی ہیں علاوہ ازیں انہوں نے کہا کہ کچھ بھی ہو عراقی حکومت کی منظوری حاصل کئے بغیر کسی پارٹی کو سفارت خانہ میں داخلہ کی اجازت نہیں دے سکتا۔ عراقی سفیر کو بتایا گیا کہ مملکت کی سلامتی کے انتہائی اہم مسئلہ کی وجہ سے کوئی تاخیر نہیں کی جا سکتی۔ اور پاکستان عراق کی حکومت سے رابطہ کا انتظار نہیں کر سکتا۔ سفیر کو یہ بات ذہن نشین کرائی گئی کہ مملکت کی سلامتی کے معاملہ کو سفارتی مراعات پر فوقیت حاصل ہے۔

اس کے بعد ۱۰ بجے دفتر خارجہ کے ڈائریکٹر جنرل اور دوسرے حکام کے سفیر کے ہمراہ سفارت خانہ کی عمارت میں داخل ہونے پر انہوں نے دیکھا کہ اسلحہ اور گولہ بارود سے بھری ہوئی پیٹیوں کی بڑی تعداد چانسری کی عمارت کے مختلف حصوں میں پڑی ہے۔

لازمی چندے تو کم از کم معیار ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا:-

"لازمی چندہ جات لازمی ہیں۔ وہ بہر حال آپ کو ادا کرنے چاہئیں۔ لازمی چندے مختلف ادوار میں سے گزر کر کم سے کم ایمان کے معیار کو بتاتے ہیں ورنہ جو آگے نکلے انہوں نے دسویں حصہ کی وصیت کر دی۔ جو اُن سے آگے نکلے انہوں نے نویں حصہ کی وصیت کر دی۔ اور پھر آٹھویں حصہ کی۔ پھر ساتویں حصہ کی۔ پھر چھٹے حصے کی۔ کسی نے ۱/۳ کی کر دی۔ اس سے زیادہ وصیت اسلامی تعلیم کے مطابق نہیں کر سکتے۔ لیکن لازمی چندے تو کم از کم معیار ہیں۔ اور لازمی چندے ہیں۔" (خطبہ جمعہ الفضل ۱۹ فتح ۱۳۵۱ ہش)

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

ابدی زندگی کے طلبگاروں کیلئے مژدہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"اگر کوئی نجات چاہتا ہے اور حیات طیبہ یا ابدی زندگی کا طلبگار ہے تو وہ اللہ کے لئے اپنی زندگی وقف کرے اور ہر ایک اس کوشش اور فکر میں لگ جاوے کہ وہ اس درجہ اور مرتبہ کو حاصل کرے کہ کہہ سکے کہ میری زندگی میری موت، میری قربانیاں میری نمازیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔" (ملفوظات جلد دوم)

حضور کے اس ارشاد کے ماتحت ممبران انصار اللہ کو وقف زندگی اور وقف عارضی کی طرف پوری پوری توجہ دینی چاہیئے۔

(قائد اصلاح و ارشاد انصار اللہ)

تقریب شادی

ربوہ ــــ بتاریخ ۳ فروری ۱۹۷۳ء مکرم مبارک احمد صاحب عابد لیکچرار اردو تعلیم الاسلام کالج ربوہ ابن محترم غلام قادر صاحب مرحوم اور امۃ النور راشدہ صاحبہ بنت محمود احمد خان صاحب لودھی کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ تقریب رخصتانہ میں محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے دعا کرائی۔ ان کا نکاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں محترم مولانا صاحب موصوف نے ہی گزشتہ سال (۲۷ فروری ۱۹۷۲ء کو) مسجد مبارک میں پڑھا تھا

مکرم عابد صاحب کے برادر اکبر مکرم منظور احمد صاحب نے ۴ فروری ۱۹۷۳ء کو اپنے مکان واقع دارالرحمت وسطی میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں کالج کے ممبران اسٹاف کے علاوہ بعض دیگر مقامی احباب نے بھی شرکت کی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو اپنے فضل سے دینی و دنیوی لحاظ سے خیر و برکت کا موجب اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

دانت نکلوائیے

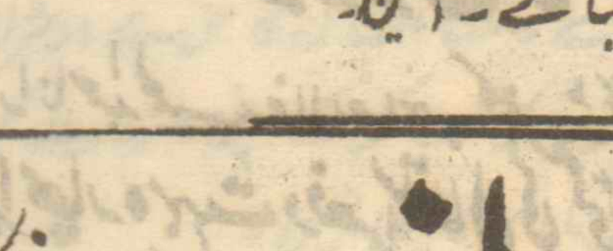

جناب ایم اے علیم صاحب بی اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ لاہور "میں دانتوں کے گھن (کیریز) میں مبتلا ہو گیا اور سامنے کے دانت پر ایک سیاہ دھبہ پیدا ہو چکا تھا۔ اینٹی کیریز کے استعمال سے دانت کیریز کے اثر سے صاف ہو گئے۔ اور سیاہ داغ بھی غائب ہو گیا۔ نیز دانتوں سے خون آنا بھی بند ہو گیا" قیمت فی کورس ۱۰/- روپے

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی راجہ لوک

اکسیر معدہ

ہر گھر کی لازمی ضرورت

خورشید یونانی دواخانہ ربوہ

کی تیار کردہ

ہاضمہ کی بہترین پھکی

پیٹ درد نفخ اور اسہال کے لئے بہت مفید ہے

مختلف پیکنگ میں دستیاب ہے

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ